سوال

(179) ترک نماز سے خارج از ملت ہونا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک حدیث میں آیا ہے :

فمن ترکھا متعمداً فقد خرج من الملة" – الترغیب والترہیب: ۷۹۷ مجمع الزوائد ٤/٢١٦)

جس نے عمداً نماز چھوڑی تو وہ ہماری حالت ملت سے خارج ہوگیا ۔ اس حدیث تخریج درکار ہے ۔ (محمد محسن سلفی کراچی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام طبرانیؒ نے فرمایا : " حدثنا یحیی بن ایوب العلاف : حدثنا سعید بن ابی مریم : حدثنا نافع بن یزید : حدثنا سیار (فی اصل : سکن) بن عبدالرحمن عن یزید بن قودر (فی اصل : قوذر) عن سلمة بن شریح عن عبادة بن الصامت قال : اوصانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسبع خلال فقال : لاتشرکوا باللہ شیئا وان قطعتم فقد خرج من الملة ' والاترتکبوا المعصیة فانہا سخط اللہ ' ولا تقربوا الخمر فانہا راس الخطایا کلھا ولا تفروا من الموت او القتل وان کنتم فیہ ولاتعص والدیک وان امرک ان تخرج من الدنیا کلھا فاخرج ولاتضع عصاک عن اہلک وانصفھم من نفسک (جامع المسانید والسنن لابن کثیر 7/119 ح4867)

اسے محمد بن نصر المروزی (تعظیم قدر الصلوۃ 2/889 ح 920، وھو کتاب الصلوۃ لہ) امام بخاری (التاریخ الکبیر 4/75 مختصر) ابن ابی حاتم الرازی (التفسیر 5/1414 ح 8058 مختصرا) ہبة اللہ اللکائی (شرح اصول واعتقاد اہل السنة والجماعة 4/822،823 ح 1522) فیما یقال) نے سعید بن ابی مریم المصری : ثقہ ثبت فقیہ / تقریب التہذیب : 2286) کی سند سے روایت کیا ہے ، ضیاء المقدسی نے کتاب : الاحادیث المختارہ (4/287-288 ح351) میں امام طبرانی کی سند اور (ح 350) دوسری سند سے سعید بنابی مریم سے روایت کیا ہے ۔

امام بخاری فرماتے ہیں : "لایعرف اسنادہ" اس کی سند معروف نہیں ہے ۔

سلمہ بن شریح کو ابن حبان نے کتاب الثقات (4/318) میں ذکر کیا ہے ۔

حافظ ضیاء المقدسی نے اس کی حدیث کو المختارہ میں لا کر صحیح قرار دیا ہے جو کہ توثیق ہے ۔

یزید بن قودر کو بھی ابن حبان اور ضیاء المقدسی نے ثقہ قرار دیا ہے، باقی راوی ثقہ وصدوق ہیں۔اس لحاظ سے یہ سند حسن ہے لیکن شیخ البانیؒ نے سلمہ بن شریح کے بارے میں حافظ ذہبی کے قول : "لایعرف" (میزان الاعتدال 2/190 ت3402) سے استدلال کرتے ہوئے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے اور الترغیب والترہیب للمنذری کے تین معلقین کا رد کرتے ہوئے لکھا ہے :

"ولاشاہد لفقرۃ الخروج من الملۃ وغیرہا وقد وقع فی مثلہ بعض من تظن فیہ العلم من الکتاب المعاصرین"

اور ملت (اسلامیہ) سے خروج وغیرہ کے فقرے کا کوئی شاہد نہیں ہے، معاصر لکھاریوں میں سے بعض (یعنی الشیخ عبدالرحمن بن عبدالجبار الفریوائی۔الہندی) جن کے علم کے بارے میں ہم (حسن) ظن رکھتے ہیں اسی خطا میں گرگئے ہیں (یعنی اس روایت کو شواہد کی وجہ سے صحیح قرار دیا ہے حالانکہ یہ روایت ضعیف ہے۔) (ضعیف الترغیب والترہیب 1/161، تحت ح300)

تنبیہ : حافظ اس کی صرف ایک ہی سند ہے ممکن ہے کہ ان کی مراد یہ ہو کہ "باسنادین عن سعید بن ابی مریم" واللہ اعلم۔اب اس حدیث کے شواہد کا جائزہ درج ذیل ہے :

1) عن ابی الدرداء قال : اوصانی خلیلی صلی اللہ علیہ وسلم ان لاتشرک باللہ شیئا وان قطعت وحرقت ولاتترک صلوۃ مکتوبۃ متعمداً ٗفمن ترکہا فقد برئت منہ الذمۃ ولاتشرب الخمر فانہا مفتاح کل شرّ

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مجھے میرے خلیل نبی ﷺ نے وصیت فرمائی : یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اگرچہ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کردیے جائیں اور تمہیں جلا دیا جائے تو بھی فرض نماز ترک نہ کرنا۔جس نے اسے (نماز کو) چھوڑدیا تو وہ ذمے سے بری ہے۔شراب نہ پینا کیونکہ ہر برائی کی جڑ یہی (شراب) ہے (سنن ابن ماجہ 4034/3371: مختصراوسندہ حسن وحسنہ البوصیری وقال الالبانی فی الاول ؒ حسن "فی الثانی" صحیح "یعنی بشواہدہ)

1) عن امیمۃ مولاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : قال لاتشرک باللہ شیئا وان قطعت وحرقت بالنار ٗولا تعصین والدیک وان امرال ان تحلی عن اہلک ودنیاک فتخلہ ولاتشربن خمرا فانہا راس کل شر ولاتترکن صلوۃ متعمدا فمن فعل ذلک باء بسخط من اللہ وماواہ جہنم وبئس المصیر ولاتزدادن فی تخوم ارضک فمن فعل ذلک یاتی بہ علی رقبتہ یوم القیامۃ من مقدار سبع ارضین وانفق علی اہلک من طولک ٗولاترفع عصاک عنہم واخلفہم فی اللہ" (الطبرانی فی الکبیر 190/24 ح479 وقال الہیثمی : وفیہ یزید بن سنان الرھاوی وثقہ وغیرہ تضعیفہ وبقیہ رجالہ ثقات، مجمع الزوائد 217/4)

یزید بن سنان الرہاوی ضعیف قرار دیا ہے۔

2) عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : لاتشرک باللہ وان قتلت وحرقت ولاتعقن والدیک وان امرک ان تخرج من اھلک ومالک ولاتترکن صلوۃ مکتوبۃ متعمدا فان من ترک صلوۃ مکتوبۃ متعمدا فقد برئت منہ ذمۃ اللہ ولاتشربن خمرا فانہ راس کل فاحشۃ وایاک والمعصیۃ حل سخط اللہ عزوجل وایاک والفرار من الزحف وان ہلک الناس واذا اصاب الناس موتان وانت منہم فاثبت وانفق علی عیالک من طولک ولاترفع عنہم عصاک ادبا واخفہم فی اللہ" (احمد 5/238 ح22425)

یہ روایت منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔حافظ المنذری نے کہا :

فان عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر لم یسمع من معاذ" (الترغیب والترہیب ۱/۳۸۳ ح ۸-۷)

المعجم الکبیر للطبرانی (20/82 ح156) میں اس مفہوم کی دوسری سند بھی ہے جس میں عمر بن واقد ہے جس کے بارے میں حافظ ہیثمی نے کہا : وہو کذاب "(مجمع الزوائد 4/215) اور ابن حجر نے کہا : "متروک" (التقریب : 5132)

4) مکحول عن ام ایمن رضی اللہ عنہا انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ ولیہ وسلم یوصی بعض اہلہ فقال : لاتشرک (باللہ شیئاوان قطعت اوحرقت بالنار ولاتفریوم الزحف وان اصاب الناس موت وانت فیھم فاثبت واطع والدیک وان امراک وان تخرج من مالک ولاتترک الصلوۃ متعمداًفانہ من ترک الصلوۃ متعمدا فقد برئت منہ ذمۃ اللہ وایاک والخمر فانہا مفتاح کل شر وایاک والمعصیۃ فانہا تسخط اللہ۔لاتنازع الامراہلہ وان رایت ان لک' انفق علی اہلک من طولک ولاترفع عصاک عنھم واخفھم فی اللہ عزوجل)) (مسند عبد بن حمید المنتخب :1592، والفظ لہ ،احمد 6/421ح 27908 مختصرا والبیھقی 7/304)

یہ روایت منقطع ہے حافظ ابن السکن نے کہا :

"ھومرسل لان مکحولالم یدرک ام ایمن " (الاصابۃ ٤/٢٤٣ت ١١٢)

تاریخ ومشق لابن عساکر(٦٥/170) میں اس روایت کی سند مکحول وسلیمان بن موسی عن ام ایمن سے ہے۔ یہ سند بھی منقطع اور ضعیف ہے

3) عن ابی ریحانۃ بلفظ : لاتشرک باللہ شیئاوان قطعت وحرقت بالنار واطع والدیک وان امراک ان تخلی من اہلک ودیاک ولاتدعن صلوۃ متعمدافان من ترکہا فقد برئت منہ ذمۃ اللہ وذمۃ الرسولہ ولاتشربن خمرافانہاراس کل خطیئۃ ولاتزدادن فی تخوم ارضک فانک تاتی بہا یوم القیمۃ من مقدار سبع ارضین (اتحاف السادۃ المتقین ٢/٣٩٢)

مجھے اس روایت کی سند کہیں نہیں ملی ۔ ایسی بے سند روایات مردود کے حکم میں ہوتی ہیں۔ اس تفصیل سے معلوم ہواکہ "فقد خرج من الملۃ" کے الفاظ صرف عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ والی روایت ہی میں ہیں، دوسری روایت میں نہیں، اس جواب کے شروع میں یہ تحقیق گزرچکی ہے کہ سیدنا عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کی سند حسن ہے ۔

تنبیہ1) المعجم الاوسط للطبرانی (211/4ح 3376) کی ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : (من ترک الصلوۃ متعمدافقد کفرجہارا)

اس روایت کے راویوں پر مختصر تبصرہ درج ذیل ہے :

1) جعفر (بن محمد الفریابی) : کان ثقۃ امینا حجۃ (تاریخ بغداد 7/200ت 3665)

2) محمد بن ابی داودالانباری : اس کے حالات نامعلوم ہیں شیخ البانیؒ کا یہ خیال ہے کہ یہ شخص کتاب کتاب الثقات لابن حبان (9/95) اور تہذیب التہذیب (177/9ت 312) کا راوی محمد بن ابی داودالحرانی ہے (السلسلہ الضعیفۃ 12/6ح 2508) ابن الحرانی کی وفات 213ھ ہے ۔ تہذیب الکمال 324/16) جبکہ جعفر الفریابی کی پیدائش 207ھ میں یعنی الحرانی کی وفات کے بعد شروع کی تھی ۔ لہذا یہ ظاہر ہے کہ ابن ابی داود کوئی دوسرا شخص ہے ۔ الحرانی کے شیوخ میں ہاشم بن القاسم کا کوئی ذکر نہیں ہے ۔

3) ہاشم بن القاسم : ابوالنضر ثقۃ ثبت (التقریب :٧٢٥٦)

4) ابوجعفر الرازي : حسن الحدیث' وثقہ الجمہور

(دیکھیے تسہیل الحاجۃ :70 ونیل المقصود : 1182)

لیکن اگروہ ربیع انس سے روایت کرے تو لوگ اس کی روایت سے بچتے ہیں ۔ (الثقات لابن حبان 4/328)

یعنی ابوجعفری الرازی کی ربیع بن انس سے روایت ضعیف ہوتی ہے ۔

5) ربیع بن انس : حسن الحدیث ہیں (نیل المقصود 1/47ح 1182)

6) انس بن مالک رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں ۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہ روایت ضعیف ہے ۔

تنبیہ 2 : عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ والی روایت میں "فمن ترکہا متعمدا فقد خرج من الملۃ" کے الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص مطلقا نماز (الصلوۃ) پڑھنا چھوڑ دے کبھی نہ پڑھے تو یہ شخص ملت سے خارج ہو جاتا ہے ، معلوم ہوا کہ جو شخص سستی وغیرہ کی وجہ سے کبھی کبھار نماز یں نہیں پڑھتا تو ایسا شخص یہاں مراد نہیں ہے ۔ واللہ اعلم (شہادت اگست 2004)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1 ۔کتاب الصلاۃ۔ صفحہ389

محدث فتویٰ